مدیر کے نام

قاسم ہاشمی ٗسرگودھا

’فریضۂ زکوٰۃ کی ادایگی‘ (ستمبر ۲۰۰۸ء) برمحل اور اہم تحریر ہے، تاہم مقدارِ نصاب کے ساتھ ساتھ زکوٰۃ کی مدات کا تذکرہ ہوتا تو تحریر زیادہ مفید ہوجاتی اس لیے کہ زکوٰۃ دیتے ہوئے لوگ یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ کہاں زکوٰۃ لگتی ہے اور کہاں نہیں۔ اسی طرح زکوٰۃ صرف رمضان میں دینے کا رجحان بھی توجہ طلب ہے۔ اس کی وجہ سے ضرورت مندوں کو سارا سال دقت پیش آتی ہے اور بہت سے مفید کام اور خدمتِ خلق کے منصوبے بھی متاثر ہوتے ہیں۔

ڈاکٹر رشید احمد ٗملتان

’امریکی حملے کا اندیشہ‘ (اگست ۲۰۰۸ء) ایک بروقت تحریر تھی۔ شمالی اور جنوبی وزیرستان وہ علاقہ ہے جہاں حاجی صاحب تُرنگ زئی اور فقیر اپی نے برطانوی استعمار کے خلاف زبردست مزاحمت کی تھی۔ مذکورہ مضمون میں فقیر اپی کو ’فقیر آف اے پی‘ (ص ۲۷) لکھا گیا ہے جو درست نہیں۔ اس سے یہ تاثر اُبھرتا ہے کہ اے پی (A.P) کسی انگریزی لفظ کا مخفف ہے۔ حالانکہ درحقیقت اپی ایک مقام کا نام ہے جو فقیر اپی حاجی میرزلی خان کا مسکن تھا۔

’مابعد جدیدیت کا چیلنج اور اسلام‘ (جولائی، اگست ۲۰۰۸ء) میں اسلامی فکر کے احیا کے لیے جن مثبت مواقع کی نشان دہی اور جس چیلنج کا اظہار کیا گیا ہے وہ مابعد جدیدیت سے پیدا ہونے والے خلا کا فوری جواب مانگتا ہے۔ کیا دنیاے اسلام کی اسلامی تحریکیں اس چیلنج کا جواب دینے کی اہلیت رکھتی ہیں یا بات صرف نعروں تک ہی محدود ہے؟ خاص طور پر پاکستان کی تحریکِ اسلامی —— ہم سب کے لیے یہ ایک بڑا سوالیہ نشان ہے!

محمد زمان بٹ ٗفیصل آباد

’پیپلز پارٹی کی حکومت کے ۱۰۰ دن‘ (اگست ۲۰۰۸ء) میں پروفیسر خورشید صاحب نے حکومت کا پوسٹ مارٹم کرنے میں کوئی پہلو تشنہ نہیں رکھا۔ مغرب کی آنکھوں کے خار ترکی اور سوڈان کے متعلق ’اب سوڈان اور ترکی میں حکمران جماعت پر پابندی‘ میں موجودہ صورت حال پر خوب روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس کے علاوہ ’دشمن کا نام ہونا چاہیے‘ سے امریکا کے دانش وروں کی اسلام کے بارے میں اپنی مکروہ خواہشات کا برملا اعلان مسلمانوں کی آنکھیں کھولنے کے لیے کافی ہے۔ میری استدعا ہے کہ ایسے چشم کشا مضامین کثیرالاشاعت اخبارات میں ضرور شائع ہونے چاہییں تاکہ وسیع تر حلقے کو اسلامی ممالک خصوصاً امریکا کے ٹارگٹ ممالک کے